×

22387 ۔ ایك مسافر نے جمع تقدیم كى اور دوسرى نماز كا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر واپس آ گیا

سوال

میں جب سفر میں ہوتا ہوں اور ظہر عصر یا مغرب عشاء جمع تقدیم کر کیے ادا کرتا ہوں، لیکن بعض اوقات اچانك ایسا ہو جاتا ہیے کہ دوسری نماز کی اذان کیے وقت سیے قبل ہی اپنیے شہر واپس پلٹ آتا ہوں، یا اذان کیے کچھ دیر بعد، تو کیا مجھے دوبارہ فرض ادا کرنا ہونگیے، یا کہ دونوں حالتوں میں سفر کیے اندر جمع تقدیم اور نماز قصر کرنے سے اس کی ادائیگی ساقط ہو جائیگی ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

سفر کی رخصت میں ظہر و عصر، اور مغرب و عشاء کیے مابین جمع تقدیم یا جمع تاخیر شامل ہیے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیے اپنے سب سفروں میں ہمیشہ نماز جمع نہیں کی، بلکہ بعض اوقات جمع فرماتے، اور بعض اوقات جمع نہیں کرتے تھے بلکہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرتے۔

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے:

مسافر کے لیے افضل یہ سے کہ وہ نمازیں جمع نہ کرے، لیکن ضرورت کے وقت یعنی جب ہر نماز وقت میں ادا کرنے میں مشقت ہو تو وہ جمع کرسکتا ہے، اگرچہ جمع کرنے کی رخصت ہر مسافر کے ثابت ہے۔

ديكهيں: المغنى (3 / 131) الشرح الممتع (4 / 550 _ 553).

اور جب سفر ہو تو جمع کرنے کی رخصت پر عمل کرنا جائز ہے، چاہے اسے علم بھی ہو کہ وہ دوسری نماز کا وقت نکلنے یا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر پہنچ جائیگا، کیونکہ دلائل سے ثابت ہے کہ مسافر کے لیے نماز جمع کرنا جائز ہے، چنانچہ جب تك وہ مسافر ہے اسے اسے نماز جمع کرنے کا حق ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے " المجموع "

میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے دو قول ذکر کیے ہیں کہ جب مسافر جمع تقدیم یا جمع تاخیر کرے اور پھر وہ اقامت اختیار کرلے تو کیا اس کی جمع باطل ہو جائیگی، اور دوسری نماز وقت کے دوران اس پر لوٹانا واجب ہو گی یا نہیں ؟

پھر امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دونوں میں صحیح قول یہ ہیے کہ جمع باطل نہیں ہوتی، جیسا کہ اگر کسی نے نماز قصر کی اور پھر مقیم ہو گیا. اھے کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

ديكهيں: المجموع للنووى (4 / 180).

موفق ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" اور اگر وہ پہلی نماز کیے وقت میں نماز ادا کر لیے اور پھر نماز سیے فراغت کیے بعد دوسری نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل عذر زائل ہو جائیے تو اس کی نماز ہو جائیگی، اور دوسری نماز اس کیے وقت میں ادا کرنی لازم نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس کیے ذمہ جو نماز تھی اس نیے صحیح ادا کی ہیے، اور وہ بری الذمہ ہو چکا ہیے چنانچہ اس کیے بعد دوبارہ اس کیے ذمہ نہیں ہو گی.

اور اس لیے کہ اس نے عذر کی حالت میں فرض ادا کیے ہیں، چنانچہ عذر زائل ہونے کے بعد باطل نہیں ہونگے، جیسے کہ تیمم کرنے والا شخص جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی حاصل کر لے " اھ

ديكهيں: اللمغنى ابن قدامہ (3 / 140).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك مسافر نے ظہر اورعصر كى نماز جمع تقدیم كر كے ادا كى اور اسے علم تھا كہ وہ اپنى اقامت والى جگہ عصر كى نماز سے قبل پہنچ جائيگا كيا اس كا يہ عمل جائز ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تها:

جی ہاں یہ جائز ہے، لیکن اگر اسے علم تھا یا اس کا ظن غالب یہ تھا کہ وہ نماز عصر سے قبل پہنچ جائیگا، تو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ جمع نہ کرمے کیونکہ اس وقت جمع کرنے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں. اھ

ديكهيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (15 / 422).

×

مستقل فتوی کمیٹی سے بنفسہ یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" اور اگر آپ نے اپنے سفر میں عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع اور قصر کر کے ادا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ آپ عشاء کے وقت پہنچ جائیں " اھ

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة لبحوث العلمية والافتاء (8 / 152).

والله اعلم.